# 12567-جوا کے بغیر تاش کھیلنا

## سوال

جوا (قماربازی) کے بغیر تاش کھیلنا حرام کیوں شمار ہوتا ہے، ہم تاش مال پر نہیں کھیلتے؟

## پسندیدہ جواب

مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر تاش کھیلنا نماز میں رکاوٹ اور سستی پیدا نہ کرے اور اس پر رقم بھی نہ لگائی گئی ہو تو تاش کھیلنے کا حکم کیا ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

"تاش کھیلنا جائز نہیں، چاہے بغیر عوض کے ہی کھیلے جائیں، اس لیے کہ اس کی حالت یہ ہے کہ یہ نماز اور اللہ کے ذکر سے مشغول کر دیتی ہے، اور اس میں مانع بنتی ہے، اگرچہ یہ گمان کیا جائے کہ وہ اسے نہیں روکتی، پھر یہ جوا اور قماربازی کا ذریعہ بھی ہے جسے نص قرآنی میں حرام کیا گیا ہے:

.{بات یہی ہے کہ شراب اور جوا و قماربازی اور تھان اور پانسے کے فال نکالنے کے تیر یہ سب گندی باتیں اور شیطانی کام ہیں، تو اس سے باز آجاؤ تاکہ تم کامیاب ہو سکو}.المائدۃ.

اور اس اثر کا معاشرے پر بھی اثر ہوتا ہے، بلاشبہ سلیم اور پرامن معاشرے کے روابط دو چیزوں سے ثابت اور پورے ہوتے ہیں:

اللہ تعالی کے احکام کی پیروی کرنے، اور اس کے منع کردہ سے رکنے سے، اور کسی بھی واجب اور فرض چیز کے ترک کرنے یا کسی حرام کام کے فعل سے معاشرہ ٹوٹ پھوٹ اور افتراق کا شکار ہو جاتا ہے.

اور یہ کھیل ان عوامل میں شامل ہوتا ہے جو معاشرے پر اثرانداز ہوتے ہیں، کیونکہ یہ نماز باجماعت ترک کرنے کا باعث بنتا ہے، اور اس کھیل سے آپس میں دوری اور بغض و کینہ اور حسد اور حرام کام کے ارتکاب میں تساہل پیدا ہوتا ہے، اور اسی طرح یہ روزی کمانے میں سستی اور کاہلی پیدا کرتا ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیہ (436/4).

رہا اس کھیل کی تاریخ کا مسئلہ کہ یہ کب اور کیسے شروع ہوا تو تحقیقا یہ علم نہیں تاش جیسی بری کھیل کا موجد کون ہے، یا یہ کھیل کب اور کہاں ایجاد ہوا؟

یہ کہا جاتا ہے کہ اصلا یہ چینی، یا ہندی یا کہیں اور کا کھیل ہے، لیکن مورخین اس پر متفق ہیں کہ یہ کھیل مشرق وسطی سے قرون وسطی کے آخری دور میں یورپ منتقل ہوا، اور دانشور یہ بھی کہتے ہیں کہ: سب آراء متفق ہیں کہ اس وقت سے لیکر اب تک تاش کے کھیل نے بہت واضح ترقی کی ہے.

تاش کا کھیل ابتدائی طور پر یورپ میں اندلس کے علاقے میں شروع ہوا، اور پھر وہاں سے گیارویں صدی میلادی میں شمالی سپین منتقل ہو گیا.

سپین میں تاش کا کھیل چالیس پتوں پر مشتمل ہے، جوایک سے ساتھ نمبر پر مشتمل ہوتے ہیں، پھر تین اشخاص کا رتبہ سب سے اعلی ہے جوکہ نائب یعنی سردار کا ہوتا ہے، اور پھر اس کے بعد والا رتبہ اس کے وکیل اور پھر کاتب یا خادم کا ہے.

اور سولویں (16) صدی عیسوی میں فرانسیسیوں نے تاش کے کھیل کو نئی شکل دی اور اس میں ترقی کی کہ اس میں سردار اشخاص کی بجائے بادشاہ پر مقتصر کردیا، اور سردار کے نائب کو ملکہ پر، اور کھلاڑی اور فارس کی بجائے خادم پر، اور اس میں انہوں نے تین نمبروں کا اضافہ کردیا تو اس طرح یہ پتے باون (52) ہو گئے.

اور سترویں (17) صدی عیسوی میں جرمن والوں نے ایک چوتھے شخص کا اضافہ کیا جسے المھرج یا جوکر کا نام دیا.

تاش کھیلنے کے متعلق فتوی اوپر بیان ہوچکا ہے، اور سابقہ سطور میں یہ بھی اضافہ کیا جاتا ہے کہ: تاش کھیلنے میں مشروع تفریح وراحت کے اسلامی مقاصد منعدم ہیں، نہ تو اس سے جہادی مہارت حاصل ہوتی ہے، اور نہ ہی کسی بھی قسم کا علمی تجربہ، اور نہ ہی کوئی معاشرتی اور اجتماعی فائدہ حاصل ہوتا ہے، یا پھر اس سے نفسیاتی راحت حاصل ہوتی ہو جس سے اعصاب کو سکون ملے، اور نفس کو خوشی وراحت حاصل ہو.

یہ ایک ایسا کھیل ہے جو ہر قسم کی خیر وبھلائی سے عاری اور خالی ہے، بلکہ یہ کھیل تو صرف فتنہ وفساد، اور وقت کا ضیاع ہے، جو تخمینہ وگمان اور چالاکی پر منحصر ہے، تو یہ نردشیر کی مشابہ ہوا، اور یہ کھیل جھگڑا وفساد اور لڑائی کا باعث ہے، تو اس طرح یہ شراب اور جوئے وقماربازی کے مشابہ ہوا.

اوپر جو کچھ بیان ہوا ہے اس کی بنا نردشیر پر قیاس کرتے ہوئے کہ اس میں اور تاش کے کھیل میں پہلی چیز تو یہ ہے کہ یہ دونوں تخمینہ اور گمان وچالاکی پر مشتمل ہیں، اور دوسری یہ کہ یہ دونوں ہی نزاع وجھگڑا اور لڑائی کا باعث بنتے ہیں، اس قیاس کی وجہ سے یہ کوئی بعید نہیں کہ آپ اسے مکروہ کی بجائے حرام والا قول اختیار کریں.

اور شیخ ابن حجر الھیثمی رحمہ اللہ نے بھی یہی اختیار کیا ہے، اور ہمارے معاصر علماء کرام شیخ محمد بن صالح العثیمین نجدی علاقے کے فقہاء میں شامل ہوتے ہیں انہوں نے بھی یہی اختیار کیا ہے، اور اسے اپنے مشائخ اور اساتذہ سے نقل کیا ہے، کیونکہ یہ عداوت وبغض کا باعث ہے، اور اللہ تعالی کے ذکر اور وقت کے ضیاع اور اسے اللہ کی اطاعت کے علاوہ کسی اور میں صرف کرنے کا باعث بنتا ہے.

اور اس قول کے اختیار کرنے کے صحیح ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ فرانس کے ایک حکمران نے حکم جاری کیا تھا کہ یہ کھیل دن کے وقت نہ کھیلا جائے، اور اس نے دن کے وقت لوگوں کو تاش کھیلنے سے روکنے کا حکم دیا، اور جو بھی اس حکم کی خلاف ورزی کریگا اسے قصاص کے حکم کے تحت پکڑلیا جائے، یہ حکم اس نے اس وقت جاری کیا جب فرانسی لوگ اس کھیل سے بہت زیادہ شغف رکھنے لگے، اور وہ اپنے کام سے بھاگ کر تاش کھیلنے میں مصروف ہوجاتے.

اس حکمران نے جو قصاص کا فیصلہ کیا تھا وہ بڑھ کر قید تک جا پہنچا، بلکہ کچھ ہی مدت گزرنے کے بعد اس نے اس قانون میں مخالف کولاٹھی کے ساتھ مارنے کا حکم بھی شامل کردیا جو اسے زخم بھی لگائے.

ان احکام اور دوسرے قوانین کی بنا پر لوگوں نے تاش کھیلنے کی عادت میں تبدیلی لاتے ہوئے اسے علانیہ طور پر کھیلنے کی بجائے سری اور چوری چھپے کھیلنا شروع کردیا.

ماخوذ از کتاب: قضایا اللھو والترفیہ تالیف مادون رشید (185-187).

واللہ اعلم.